



محدث فتاویٰ
ISLAMIC RESEARCH CENTER

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیت المقدس کی وہ چٹان جس سے نبی اکرم ﷺ شب معراج، معراج کے لیے سوار ہوئے تھے، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ معلق ہے، فتویٰ عطا فرمائیں کیا یہ بات درست ہے؟ جزاکم اللہ خیراً۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: آسمانوں، زمینوں اور ان کے مابین کی ہر چیز حتیٰ کہ وہ چٹان جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَكُتُبُ السَّمُوتَ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زُلْزِلَا إِنْ مِثْلَ مَا مِنْ يُعِيدُ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيمًا غَفُورًا ۝ ۴۱ ... سورة طه

”اللہ ہی آسمانوں اور زمین کے تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں، جو ان کو تھام سکے۔“

اور فرمایا :

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يَقُولَ ذُرُوزُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِأَمْرِهِ ۝ ۲۵ ... سورة الروم

”اور اسی کے نشانات (اور تصرفات میں ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔“

بیت المقدس کی چٹان فضا میں اس طرح معلق نہیں ہے کہ تمام اطراف سے اس کے گرو ہوا کے سوا اور کچھ نہ ہو، بلکہ یہ چٹان ایک طرف سے اس پہاڑ کے ساتھ ملی ہوئی ہے جس کا یہ ایک حصہ ہے اور جس کے ساتھ یہ باقاعدہ جڑواں ہے۔ یہ چٹان اور اس کا پہاڑ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر ایسے اسباب کی وجہ سے قائم ہیں جو کوئی ہیں، معمول کے مطابق ہیں اور سمجھ میں آنے والے ہیں۔ ان کی حفاظت بھی بالکل وہی ہے جو کائنات کی دیگر اشیاء کی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کے منکر نہیں کہ وہ کائنات کی کسی چیز کو فضا میں معلق کر دے بلکہ امر واقع یہ ہے کہ تمام مخلوقات ہی فضا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ قائم ہیں جیسا کہ قل ازین بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی قوم پر کوہ طور کو اس وقت کھڑا کر دیا تھا، جب انہوں نے موسیٰ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت یہ پہاڑ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ قوم موسیٰ کے سر پر اٹھایا گیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْكُمْ مِيثَاقَهُمْ فَعَقَمُوا فَطْرَتَهُمْ وَقِيلَ لَهُمْ لَا تَقُولُوا لِمَا يَصِفُ غَيْرُكُمْ بَعْضُهُمْ وَأُذْكُرُوا مَا فِيهِمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۱۲۳ ... سورة البقرة

”اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور کوہ طور کو تم پر کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے، اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے، اسے یاد رکھو تاکہ تم (عذاب سے) محفوظ رہو۔“

اور فرمایا :

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ ۝ ۱۷۱ ... سورة الاعراف

”اور جب ہم نے ان (کے سرور) پر پہاڑ اٹھا کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرتا ہے تو (ہم نے کہا کہ) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں لکھا ہے، اس پر عمل کرو تاکہ بچ جاؤ۔“

اس لیے ہمارا مقصود صرف اس امر واقع کو بیان کرنا کہ بیت المقدس کی چٹان فضا میں اس طرح معلق نہیں ہے کہ وہ تمام اطراف سے پہاڑ سے بالکل الگ تھلک ہو بلکہ یہ پہاڑ کے ساتھ متصل اور اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

